رپورٹ: ایک ادبی شام

فیض فہمی کی تقریب اجراء

تحریر: ساجدہ حنا

بزم ادب برلن کے بینر پر ڈاکٹر تقی عابدی کی تالیف کردہ کتاب "فیض فہمی" کا جشن اجراء اور شاندار مشاعرے کا انعقاد ایک ستمبر شام ٦ بجے پالاس آڈیٹوریم میں ہوا۔

بزم ادب کے جنرل سکریٹری، سرور غزالی اس تقریب کی نظامت فرما رہے تھے معتبر اور معتقد خواتین وحضرات ہال میں موجود تھے اور ڈاکٹر تقی عابدی کی آمد کے منتظر تھے۔ اچانک مائیک پر سرور غزالی کی آواز گونجی معزز خواتین وحضرات! لیجیے انتظار کا وقت ختم ہوا ہمارے مہمان خصوصی ڈاکٹر سید تقی عابدی تشریف لا چکے ہیں اور اب پروگرام شروع ہوا چاہتا ہے۔ عابدی صاحب جب ہال میں داخل ہوئے تو تمام سامعین نے ان کا استقبال کیا۔ اسٹیج پر بزم ادب برلن کا بینر لگا ہوا تھا، فیض فہمی ڈاکٹر تقی عابدی کی کتاب کے اجراء کا اعلان بھی نظر آ رہا تھا۔ اور تین مہمان خصوصی، ڈاکٹر تقی عابدی، شمس فریدی اور فیصل نواز چوہدری کے نام نظر آ رہے تھے۔

سرور غزالی نے پروگرام کا آغاز کرتے ہوئے سب سے پہلے ہندوستان سے تشریف لائے شمس فریدی کو اسٹیج پر آنے کی دعوت دی۔ پھر ڈاکٹر تقی عابدی اور ناروے سے آئے مہمان فیصل نواز چوہدری، ڈپٹی ہیڈ آف قونصل (سفارت خانہ پاکستان، جرمنی) جناب مظہر جاوید، بزم ادب برلن کے صدر محترم جناب علی حیدر عابدی اسٹیج پر جلوہ افروز ہوئے۔ سرور غزالی نے جلسے کے آغاز پر اردو ادب میں اچھے اور غیر جانب دار نقادوں کی کمی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ تقی عابدی صاحب کی دریافت کے بعد اس کمی کا ازالہ ہو گیا ہے۔

بزم ادب برلن کے صدر علی حیدر عابدی نے اپنے خطبہ صدارت میں ڈاکٹر تقی عابدی کی برلن دوبارہ تشریف آوری پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ وہ ان کی دعوت پر دوبارہ برلن تشریف لائے اس پر تنظیم بزم ادب برلن ان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے۔

علی حیدر عابدی نے محقق، نقاد، مصنف وشاعر تقی عابدی کی علمی اور فنی کاوشوں پر تفصیلی روشنی ڈالا۔ اور اس کے ساتھ انہوں نے ہندوستان کے جانے پہچانے شاعر شمس فریدی کا بھی تعارف کرایا اور کہا کہ دوسرے دور کے پروگرام میں مشاعرہ ہے جسکی صدارت شمس فریدی صاحب کریں گے۔ ناروے سے آئے اردو کے معروف افسانہ نگار کا تعارف کراتے ہوئے سرور غزالی نے انکو ڈائس پر آنے کی دعوت دی۔ انکی مختصری تقریر کے بعد شمس فریدی صاحب سے، سرور غزالی نے، جناب تقی عابدی صاحب کی خدمت میں بزم ادب برلن کی جانب سے پیش کردہ سپاس نامہ پڑھنے کی درخواست کی۔ سپاس نامہ میں اختصار کے ساتھ ڈاکٹر تقی عابدی کے ادبی اور علمی تحقیق اور تنقیدی کاوشوں کو جامع طور پر بیان کیا گیا تھا۔ اس کے بعد ناظم جلسہ نے "فیض فہمی" کی رسم اجراء کے لئے پاکستان کے ڈپٹی ہیڈ آف کمیشن، سفارت خانہ برلن، جناب مظہر جاوید صاحب سے درخواست کی۔ "فیض فہمی" کی رسم اجراء کے بعد جناب مظہر جاوید صاحب نے ایک مختصری تقریر میں فیض کی شاعری پر روشنی ڈالا۔ اور ڈاکٹر تقی عابدی کو ان کی کتاب پر مبارکباد دیا۔

سرور غزالی نے ڈاکٹر تقی عابدی کو دعوت دی کہ وہ فیض کی شاعری پر ایک توسیعی لیکچر دیں۔ ڈاکٹر تقی عابدی نے فیض کی شاعری پر ایک مبسوط

تقریر کی اور فیض کی شاعری میں کیٹس، ولیم بلیک اور ورڈز ورتھ کے نمایاں رنگوں کو واضح کیا۔ ڈاکٹر صاحب کی تقریر، فیض کی شاعری پر نہایت اہم باتوں پر مبنی تھی انھوں نے بتایا کہ فیض نے نہایت مختصر شاعری کی ہے، لیکن اردو ادب میں انکی گہری چھاپ ہے اور رہے گی۔ فیض کی شاعری کو انھوں نے رومانی شاعری کا نام دیا۔ پہلے دور کے آخر میں ستیا پال آنند صاحب کا تہنیتی پیغام بنام ڈاکٹر تقی عابدی پڑھ کر سنایا گیا۔

چائے کے وقفے کے بعد دوسرے دور میں مشاعرے کا آغاز جناب شمس فریدی صاحب کی صدارت میں ہوا۔

مشاعرے کا آغاز سرور غزالی نے اپنی آزاد نظم "کن فیکون" سے کیا۔ اس کے بعد مزاحیہ شاعر محمد ارشاد نے اپنا کلام سنایا۔ اس کے بعد طاہرہ رباب نے اپنا کلام سنایا انہیں ہمبرگ واپس جانا تھا اس لئے ان سے مشاعرے کے شروع میں ہی ان کا کلام سن لیا گیا۔ ان کے بعد، سوشیلا حق، ساجدہ ادا، بزمِ ادب کے صدر علی حیدر عابدی، وفا شکیل چغتائی، عشرت معین سیما، اقبال حیدر، تقی عابدی، حنیف تمنا اور عارف نقوی نے بھی اپنا کلام سنایا۔

مشاعرے کے اختتام پر صدرِ محفل جناب شمس فریدی نے اپنا کلام پیش کیا۔ ان کی غزل کے چند شعر ملاحظہ فرمائیں۔

ایک چشمہ سراب تھا بس اور کچھ نہ تھا

سارا سفر عذاب تھا بس اور کچھ نہ تھا

آخر میں مخصوص مہمان ڈاکٹر تقی عابدی، شمس فریدی اور فیصل نواز چوہدری کو پھولوں کے گلدستے پیش کئے گئے۔ سرور غزالی نے اظہار تشکر پیش کرتے ہوئے تقریباً شب کے دس بجے بحسن خوبی مشاعرے کے اختتام کا اعلان کیا۔

تمام مہمانِ گرامی کو کھانے پر دعوت دی گئی۔ جسکا اہتمام شیرازی صاحب نے اپنے ریستوراں میں کیا تھا۔